صراطِ مستقیم

کسے کہتے ہیں؟

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

03-February-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز(فیضانِ مدینہ)اور شعبہ آئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

03فروری2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

صِراطِ مستقیم کسے کہتے ہیں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿..دُعامانگنے کی2احتیاطیں
- ✿..ایک محبوب ترین دُعا
- ✿..صِراطِ مستقیم کیا ہے؟
- ✿..70ہزار جادُوگر مسلمان ہوگئے

پیشکش:اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ(اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ:بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓىٕكَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:56)

ترجمہ کَنْزُالعِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

علّامہ عبد الواحِد بساری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اپنے دِل میں درودِ پاک کی کوئی مِقدار مُقرّر نہ کرو! یعنی یہ نہ سوچو کہ میں اتنا درود شریف پڑھوں تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا حق ادا کر لوں گا، نہیں...!! نہیں! اُن کے حقوق ایسے نہیں کہ اُمّتی ادا کرپائے، تمہارا درود پڑھنا تو خُود تمہارے حق میں رحمت ہے (لہٰذا بے حد و بے شُمار درود پڑھا کرو!)۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار درود | بار بار اور بے شمار درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...سعادۃ الدارین، صفحہ: 68۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 123۔

سُورَۃُ الْفاتحہ، آیت:5 تا 7

سُورۂ فَاتِحَہ، آیت:5 تا 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5-7)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سُورۂ فاتحہ کا ایک نام: سُوْرَۃُ الدُّعا

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ کا ایک نام سورۃُ الدُّعا بھی ہے[1] یعنی یہ وہ مبارک سورت ہے جس میں ہمیں دُعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

وہ آدابِ دُعا جو سُورۂ فَاتِحَہ میں بیان ہوئے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ **(1):** آدمی جب دُعا مانگے تو سب سے پہلے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1-3)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان رحمت والا۔ جزا کے دن کا مالک۔

(2): اِس کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرے:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

یہ وسیلہ ہے، یعنی ❁ اے ربِّ کریم! ہم صرف تیرے حضور سر جھکاتے ہیں اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے ❁ مولیٰ! ہم صرف تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں ❁ روزہ تیرے لئے رکھتے ہیں ❁ حج تیرے لئے کرتے ہیں ❁ زکوٰۃ تیرے لئے ادا کرتے ہیں، اے مالکِ

[1]... تفسیر روح المعانی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:51۔

کریم! ہماری شِرک سے پاک عِبادت کا صدقہ ہماری دُعاؤں کو قبول فرما۔

(3): وسیلہ پیش کرلیا اب تیسرے نمبر پر بندہ اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرے:

وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ۴ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفان: اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

یعنی اے مالِکِ دو جہاں! ہم مٹی کے بنے انسان ہیں، لمحہ لمحہ تیرے محتاج ہیں ❁ ہمارے بازؤں میں جو طاقت ہے ❁ ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی ❁ کانوں میں سننے کی ❁ زبان میں بولنے کی ❁ ہاتھوں میں پکڑنے کی ❁ پاؤں میں چلنے کی اور ❁ ہمارے دل و دِماغ میں سوچنے سمجھنے کی جو طاقت ہے، اے کریم رَبّ! یہ تیری ہی عطا کردہ ہے، تیری مدد کے بغیر ہم کچھ نہیں کرسکتے، ہم ایک قدم نہیں اٹھاسکتے، لہٰذا اے ربِّ کریم! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

❁ سب سے پہلے اللہ پاک کی حمد کی ❁ پھر وسیلہ پیش کیا ❁ پھر اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کیا، اب بندہ دعا مانگے، سُورۂ فَاتِحَہ میں جو دُعا ہمیں سکھائی گئی:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠۷ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5-7)	تَرجَمہ کَنزُالعِرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

ہم چلیں راہِ صراطِ مستقیم	ہے دُعا میری یہ دِن بھر، ساری رات
جن پہ ہے انعام تیرا اے خُدا	راہ پر ان کی چلیں ہم تاحیات
اور جو مغضوب ہیں، گمراہ ہیں	ان سے ہم کو دُور رکھ اور دے نجات

دُعامانگنے کی 2احتیاطیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُعاجو سُورۂ فاتحہ میں ہمیں سکھائی گئی کہ **مولائے کریم! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔** اس دُعا سے ہمیں 2 مدنی پھول سیکھنے کو ملے: **(1):** ہمیں دُعا میں اُخروی فائدے کو پہلے پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ دنیاوی چیزیں بھی ہم اللہ پاک ہی سے مانگے گے، حدیثِ پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ **تمہاری جُوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ پاک سے مانگا کرو!**[1] (یعنی ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ پاک سے مانگو۔)

یقیناً ہم دنیاوی چیزیں بھی اللہ پاک ہی سے مانگیں گے لیکن مانگتے وقت بندے کو چاہئے کہ آخِرت کے فائدے کو مقدم کرے، آخرت پہلے مانگے، جیسے ہم سُورۂ فاتِحہ میں دُعا مانگتے ہیں:

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ۝

یہ صِراطِ مستقیم (یعنی سیدھا راستہ) آخرت کا فائدہ ہے۔

سب کے لئے دُعا مانگئے!

(2): دوسری بات جو ہمیں سیکھنے کو ملی، وہ یہ کہ دُعا میں اجتماعیت ہونی چاہئے، دیکھئے! سُورۂ فاتحہ پڑھنے والا شخص تو ایک ہے مگر وہ دُعا کرتا ہے: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ۝ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

اس لئے چاہئے کہ ہم صرف اپنے لئے دُعا نہ مانگیں بلکہ اپنے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، اپنے عزیز رشتے داروں کے لئے، والدین کے لئے، اہلِ محلہ، اہلِ شہر بلکہ تمام امتِ مُسلمہ کے لئے دُعا مانگیں ❁ مولیٰ! **مجھے** رزق عطا فرما کہنے کی جگہ کہیں: مولیٰ! **ہمیں** رزق عطا فرما ❁ مولیٰ! **مجھ** پر رحمت فرما کی جگہ کہیں: مولیٰ! **ہم** پر رحم فرما۔ یُوں سب کے لئے دُعا مانگنے کی

---

1 ...ترمذی، احادیث شتّٰی، صفحہ:824، حدیث:3612۔

برکت سے دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِصْلاح فرمائی

ایک مرتبہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت علیُ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دُعا مانگ رہے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیَّ یعنی یااللہ! میری مغفرت فرما، اے کریم رَبّ! مجھ پر رحم فرما، اے کریم رَبّ! میری توبہ قبول فرما۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سُنا تو فرمایا: اُعْمُمْ یعنی (اے علی!) دُعا میں عموم رکھو! (یعنی صرف اپنے لئے نہ مانگو! اَوروں کو بھی دُعا میں شامل کرو! یہ نہ کہو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی بلکہ کہو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا) پھر فرمایا: **وہ دُعا جو اپنے لئے خاص کر کے مانگی جائے اور وہ دعا جو سب کے لئے عام کر کے مانگی جائے، اِن دونوں میں زمین و آسمان جیسا فرق ہے۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں صِرف اپنے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے دُعا مانگنی چاہیے۔

ایک محبوب ترین دُعا

حدیثِ پاک کے مطابق اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ محبوب دُعا یہ ہے[2] (آیئے! مِل کر پڑھ لیتے ہیں):

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ رَحْمَۃً عَامَّۃً

(**ترجمہ:** اے اللہ پاک! تمام اُمَّتِ مُحمّدِیَّہ پر عام رحمت فرما)

ہر خطا تُو دَرگزر کر بیکس و مجبور کی | ہو الٰہی! مغفِرت ہر بیکس و مجبور کی[3]

---

1 ...کتاب المراسیل لابی داوٗد، باب ما جاءَ فِی الدعاء، صفحہ:186، حدیث:81۔
2 ...تاریخ بغداد، جلد:6، صفحہ:155، رقم:3202۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:96۔

صِراطِ مستقیم راہِ خُدا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! سُورۂ فَاتِحہ میں ارشاد ہوا:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۟ۙ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

صِراطِ مستقیم کون سا راستہ ہے؟ اس تعلق سے پارہ:12، سورۂ ھُود، آیت:56 میں ہے، اللہ پاک کے نبی، حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا:

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۵۶ (پارہ:12، سورۂ ہود:56)	تَرجَمہ کَنْزُالْعِرفان: بیشک میرا ربّ سیدھے راستہ پر ملتا ہے۔

یعنی: مَنْ طَلَبَهٗ فَلْيَطْلُبْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہ جو اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنا چاہے، وہ صِراطِ مستقیم پر چلے کہ یہی وہ راستہ ہے۔ جس پر چلنے سے اللہ پاک کا قرب نصیب ہوتا ہے۔[1]

معلوم ہوا: صِراطِ مستقیم وہ راہ ہے، جس کی منزلِ مقصود اللہ پاک کا قرب ہے۔ لہٰذا **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۟ۙ کا مطلب اور مُدّعا یہ بنے گا کہ اے اللہ پاک! ہمیں اس رستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرما، جس پر چل کر ہمیں تیرا قُرب نصیب ہو جائے۔**

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق | کہ ہو راضی تری رضا یاربّ!
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ | اس بُرے کو بھی کر بھلا یاربّ![2]

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ:12، سورۂ ہود، زیرِ آیت:56، جلد:4، صفحہ:159۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:85۔

صِراطِ مستقیم کیا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! اب سمجھنا یہ ہے کہ یہ صِراطِ مستقیم جس پر چل کر ہمیں اللہ پاک کا قُرب نصیب ہو گا، یہ صِراطِ مستقیم ہے کیا؟ کونسا راستہ ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے دُور جانے کی ضرورت نہیں، سورۂ فَاتِحَہ کی اگلی ہی آیت میں اس کی وضاحت موجود ہے:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴗ ۵ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:6)	تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے احسان کیا۔

معلوم ہوا جن پر اللہ پاک کا انعام ہوا اُن کا جو رستہ ہے وہ صراطِ مستقیم ہے، اب وہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ پارہ:5، سورۂ نِسَآء، آیت:69 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ (پارہ:5، سورۂ نساء:69)	تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔

معلوم ہوا یہ 4 گروہ انعام یافتہ ہیں: (1): اَنْبِیا (2): صِدِّیقین (3): شُہدا ء (4): اور صالحین (یعنی نیک بندے، اولیائے کرام)۔ اب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ۵ کا معنیٰ بنے گا: اے اللہ کریم! ہمیں نبیوں کے رستے پر چلا، مولیٰ! ہمیں صِدِّیقین کے رستے پر چلا، اے ہمارے مالِک و مولیٰ! ہمیں شہداء کے رستے پر، اپنے نیک بندوں کے رستے پر چلا۔

دُوسرے لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے! ہم دُعا مانگ رہے ہیں کہ اے رَبِّ کریم! ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر چلنا نصیب فرما، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی ادائیں اپنانا نصیب فرما، اے رَبِّ کائنات! ہمیں غوثِ پاک کے، داتا حُضُور کے، خواجہ غریب نواز

کے، بابا فرید کے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہم اور اپنے تمام نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرما۔

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی خوبصورت دُعا ہے، قرآنِ کریم کی پہلی ہی سُورت ہے، ہم روزانہ نماز میں پڑھتے ہیں، دُعا مانگتے ہیں، دُعا کیا ہے؟ یا اللہ پاک! ہمیں نبیوں، ولیّوں کے رستے پر چلنا نصیب فرمادے۔ کاش! ہماری یہ دُعا قبول ہو اور ہم صحیح معنوں میں سنتوں پر عَمل کرنے والے، صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ اطہار اور اولیائے کرام کے نقشِ سیرت پر چلنے والے بن جائیں۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی![1]

قرآنِ کریم کا ایک اُسلوبِ ہدایت

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بڑا خوبصورت مدنی پھول ہے، وہ یہ کہ قرآنِ کریم نے اِس مقام پر ہمیں یہ نہیں بتایا کہ **صراطِ مستقیم** کیا ہے؟ بلکہ صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کا پتہ بتایا ہے یعنی یہ نہیں بتایا کہ فُلاں راستہ صِراطِ مستقیم ہے، اس پر چل پڑو! بلکہ یہ بتایا کہ یہ لوگ اِنعام یافتہ ہیں، ان کے پیچھے چل پڑو!

اس میں بھی حکمت ہے، اصل میں قرآنِ کریم ہمیں پختہ ہدایت دیتا ہے، وہ ہدایت جس کے بعد بھٹکنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ ایک مثال عرض کروں، فرض کیجئے! میں کسی شہر میں نیا نیا گیا ہوں، پہلے میں نے وہ شہر نہیں دیکھا، اس شہر کی گلیاں، محلے وغیرہ مجھے نہیں معلوم، میں وہاں کسی سے ایڈریس پوچھتا ہوں کہ بھائی! میں نے فُلاں جگہ جانا ہے، راستہ بتا دیں۔ وہ بندہ مجھے راستہ بتاتا ہے کہ یہاں سے سیدھے چلے جاؤ! پھر بائیں (**Left**) مڑ جانا! پھر دائیں (**Right**) مڑ جانا، پھر فُلاں مقام آئے گا، وہاں سے سیدھے چلے جانا، تم اپنی مطلوبہ

---

1 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:105۔

جگہ پر پہنچ جاؤ گے۔ اب بتانے والے نے راستہ بالکل درست بتایا، اگر میں اس راستے پر چلوں تو اپنی منزل پر پہنچ جاؤں گا، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں اُس شہر میں نیا ہوں، میں نے وہ گلیاں دیکھی نہیں ہیں، ہو سکتا ہے کہ بتانے والے نے جہاں سے دائیں مڑنے کا کہا تھا، میں بائیں مڑ جاؤں، اگر ایسا ہوا تو میں اپنی منزل پر پہنچ نہیں پاؤں گا، یُوں اس انداز سے راستہ بتانے میں بھٹکنے کا اندیشہ ہے۔ اب فرض کیجئے! راستہ بتانے والا یُوں راستہ نہیں بتاتا بلکہ وہ کہتا ہے: میں اُسی جگہ جا رہا ہوں، جہاں تم نے جانا ہے، میرے پیچھے پیچھے آ جاؤ!

اب اگرچہ میں نے وہ گلیاں دیکھی نہیں ہیں لیکن اس صُورت میں بھٹکنے کا اندیشہ نہیں رہے گا کیونکہ اب میں جس کے پیچھے چل رہا ہوں، وہ وہیں کا رہنے والا ہے، اس نے گلیاں دیکھی ہوئی ہیں۔ اس لئے بھٹکنے کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

ایسے ہی اللہ پاک نے ہمیں اپنے قُرب کے رستے پر چلنے کے لئے یہی فرمایا کہ جو ہمارے اِنْعَام یافتہ بندے ہیں، ان کے پیچھے پیچھے چل پڑو! کیوں؟ اس لئے کہ صراطِ مستقیم وہ راستہ ہے جس میں دشواریاں بہت ہیں، اس راستے پر شیطان بھی جگہ جگہ اپنے جال بچھائے بیٹھا ہے، نفسِ اَمَّارہ (یعنی بُرائیوں پر اُبھارنے والا نفس) بھی لمحہ لمحہ چالیں چلتا ہے، اِس راستے پر بھٹکنے کے اندیشے بہت ہیں، اس لئے قرآنِ کریم نے ہمیں پختہ ہدایت دی تاکہ بھٹکنے کا اندیشہ نہ رہے اور فرمایا:

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ (پارہ:21، سورۂ لقمان:15)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفان: اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔

یہ قرآنی حکم ہے، جو اللہ پاک کے رستے پر چلنے والے ہیں، اللہ پاک کی طرف رجُوع لانے والے ہیں، یہ کون؟ انبیائے کرام، صحابۂ کرام، اَہْلِ بیتِ اطہار، اولیائے کرام،

قرآنِ کریم ہمیں حکم دیتا ہے کہ ان کے رستے پر چل پڑو! یہی صِراطِ مستقیم ہے، اسی رستے پر چلنے سے اللہ پاک کا قُرب نصیب ہوتا ہے۔

آل و اصحاب سے محبّت ہے | اور سب اولیا سے الفت ہے
یہ سب اللہ کی عنایت ہے | مل گئی مصطفےٰ کی اُمّت ہے
غوث و خواجہ کی دِل میں الفت ہے | قلب میں عشقِ اعلیٰ حضرت ہے
مرحبا! اپنی خوب قسمت ہے | پیر و مرشد کی دِل میں چاہت ہے[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

صِراطِ مستقیم ایک نصابِ زِندگی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ایک اور بات سمجھنے کی ہے، وہ یہ کہ **صِراطِ مستقیم** کسی ایک نظریے کا نام نہیں ہے بلکہ صِراطِ مستقیم ایک پُورا نِصَابِ زندگی ہے، ہماری پیدائش سے لے کر مرنے تک زندگی کے ایک ایک لمحے کا جو نصاب اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے لئے منتخب فرمایا، اس نصاب کو **صِراطِ مستقیم** کہتے ہیں۔ حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما صِراطِ مستقیم کا ایک معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْاِسْلَامُ هُوَ اَوْسَعُ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یعنی (صِراطِ مستقیم سے مراد) **اسلام** ہے جو زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہے۔[2]

معلوم ہوا کہ قرآنی دُعا: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ کے معنیٰ میں بہت وُسعت ہے، ہم جس حال اور جس کیفیت میں ہوں، اسی میں ہم یہ دُعا کرسکتے ہیں مثلاً ✿ جو بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوا ہے وہ کہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ اب اس کا معنی بنے گا: مولیٰ! ایسی نماز پڑھنے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 684۔
2 ... تفسیرِ طبری، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، زیرِ آیت: 7، جلد: 1، صفحہ: 105۔

کی توفیق عطا فرما جیسی تیرے انعام یافتہ بندوں نے پڑھی تھی ❁ جو کام کاج کے لئے نکلنے لگا ہے، وہ دُعا کرے: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ یعنی اے مالِکِ کریم! رِزْقِ حلال ایسے کمانے کی توفیق عطا فرمائے، جیسے تیرے انعام یافتہ بندوں نے کمایا ❁ جو بندہ دُکان پر بیٹھا ہے، وہ کہے: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ مولیٰ! مجھے اُس طرح دُکان چلانے کی توفیق عطا فرما جیسے تیرے انعام یافتہ بندے چلاتے ہیں ❁ جو گھر میں داخل ہوا ہے، وہ دعا کرے: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ مولیٰ! گھر میں ایسے رہنے کی توفیق عطا فرما جیسے تیرے انعام یافتہ بندے رہتے ہیں ❁ جو تلاوت کرنے لگا ہے، وہ دُعا کرے: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ مولیٰ! تِلاوت میں وہ سرُور، وہ کیفیت عطا فرما جیسی تیرے انعام یافتہ بندوں کو نصیب تھی۔

یُوں صراطِ مستقیم ایک پُورا نصاب ہے جو ہماری زندگی کے لمحے لمحے کو گھیرے ہوئے ہے، لہٰذا؛ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ کا مطلب بنے گا: اے اللہ پاک! اے ہمارے رحمٰن و رحیم رَبّ! ہمیں زندگی کا لمحہ لمحہ اس انداز میں گزارنے کی توفیق نصیب فرما جیسے انبیائے کرام، صحابہ، تابعین، اَوْلیائے کرام گزارا کرتے تھے۔

اے عاشقانِ رسول! اندازہ لگایئے! اللہ والوں کی پیروی کرنا کس حد تک مطلوب ہے، قرآنِ کریم کی پہلی سُورت بلکہ یُوں کہئے کہ قرآنِ کریم کھولیں تو اس کے پہلے ہی صفحے پر ہمیں یہ تعلیم دی گئی، ترغیب دِلائی گئی کہ **ہم اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ اللہ والوں کے طریقے پر گزارنے کا پختہ ذہن بھی بنائیں اور ان کے طریقے پر استقامت کے ساتھ چلتے رہنے کی دُعا بھی ہر دَم کرتے رہا کریں۔**

یا مصطفےٰ! گُناہوں کی عادتیں نکالو	جذبہ مجھے عَطا ہو سنّت کی پیروی کا
ایماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو استِقامت	دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو تِرے نبی کا[1]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 177-178۔

ہدایت کسے کہتے ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم دُعا مانگتے ہیں:

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ﴿۵﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5)

تَرجمہ کَنْزُالْعِرْفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

اب یہ سمجھنا ہے کہ ہدایت کسے کہتے ہیں؟ وہ کونسی چیز ہے جو ہمیں مل جائے تو ہم کہہ سکیں گے کہ ہمیں ہدایت مل گئی؟ اس تعلق سے مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: 3 چیزیں ہیں، وہ مل جائیں تو اسے ہدایت ملنا کہتے ہیں:[1] **(1): پہلی چیز؛** حق کے دلائل بندے پر واضح ہو جائیں، مثلاً کسی بندے کے سامنے دو راستے ہیں، اسے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس رستے پر جانا ہے، اس وقت اس پر دُرست راستے کے دلائل واضح ہو جائیں تو یہ دلائل واضح ہو جانا، اس کے حق میں ہدایت ہے۔

70 ہزار جادُوگر مسلمان ہو گئے

جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دورِ مبارک میں ہوا؛ فِرْعَون بدبخت کا نظریہ تھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (معاذاللہ) جادُوگر ہیں، چنانچہ اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ مقابلے کے لئے 70 ہزار جادُوگر بُلائے۔ اُن جادُوگروں نے اپنی اپنی رسّیاں پھینکیں، جادُو کیا تو وہ رسّیاں سانپ بن گئیں۔ اِدھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا مبارک میدان میں ڈال دیا، آپ کا مبارک عصا اللہ پاک کی عطا سے نہایت خوفناک اژدھا بن گیا اور ان جادُوگروں کی رَسّیوں کو کھا گیا۔ یہ وہ لمحہ تھا کہ اُن جادُوگروں پر حق کی دلیل واضح ہو گئی، وہ

---

1 ... تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، زیرِ آیت:5، جلد:1، صفحہ:91۔

سمجھ چکے تھے کہ ایک عصا کو اتنا بڑا اژدھا بنانا اور اس اژدھے کا رسّیوں کو کھا جانا، یہ کام جادُو کے زَور پر نہیں ہو سکتا، یقیناً یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے۔ بَس جیسے ہی ان جادُو گروں پر حق کی دلیل واضِح ہوئی، وہ سب کے سب سجدے میں گِر گئے اور بولے:[1]

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى(۷۰) (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:70)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: ہم ہارون اور موسیٰ کے ربّ پر ایمان لائے۔

معلوم ہوا؛ حق کی دلیل واضِح ہو جانا، یہ بھی ہدایت ہے اور یہ ہدایت ہمیں الحمد للہ! قرآنِ کریم کی صُورت میں عطا کر دی گئی، قرآنِ کریم میں ہر خشک و تَر کا بیان موجود ہے، اس میں حق کے دلائل واضِح ہیں، لہٰذا قرآنِ کریم خُود ہدایت ہے جو ہمیں عطا کر دیا گیا ہے۔

حق سمجھانے والا ملنا بھی ہدایت ہے

(2): دوسری چیز جس کو ہدایت کہا جاتا ہے وہ یہ کہ اللہ پاک حق سمجھانے والی شخصیات بھیج دے، جیسے اللہ پاک نے انبیائے کرام بھیجے اور ہمارے لئے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت دینے والا بنا کر مبعوث فرمایا۔ الحمد للہ! یہ ہدایت بھی ہمیں حاصِل ہے۔

پاکیزہ عقل ملنا بھی ہدایت ہے

(3): تیسری چیز جسے ہدایت کہا جاتا ہے، وہ ہے: حق کو سمجھنے والی عقل۔ یہ سب سے اہم چیز ہے، جب تک یہ نہ ملے، ہدایت ملنا بہت دُشوار ہے۔ قرآنِ کریم مل گیا، مگر کتنے لوگ ہیں جو قرآن کو پڑھ کر بھی بھٹک جاتے ہیں، سیدھے راستے کے مُسَافِر نہیں بنتے۔ انبیائے کرام علیہم السَّلام تشریف لائے، انہوں نے معجزات بھی دکھائے، حق کے دلائل کو

[1] ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:9، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:120، جلد:3، صفحہ:403 خلاصۃً۔

کھول کر بیان بھی کر دیا، پھر بھی لوگوں نے صراطِ مستقیم کو قبول نہ کیا، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو 2 ٹکڑے کیا، سُورج کو اُلٹے پاؤں پلٹایا، پتھروں نے کلمے پڑھے، درختوں نے سلامیاں پیش کیں، ایسے معجزات دیکھ کر بھی کفّار نے یہی کہا:

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۶ (پارہ:28، سورۂ صَفّ:6) | تَرجمہ کَنْزُالْعِرْفان: یہ کُھلا جادو ہے۔

معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم ملنا یہ بھی ہدایت ہے، نبیوں، رسولوں کا تشریف لانا، یہ بھی ہدایت ہے اور حق کو قبول کرنے والی عقل مل جانا، ایسا پاکیزہ دِل مل جانا، یہ بھی ہدایت ہے اور ہدایت کے معاملے میں یہ سب سے اہم چیز ہے۔

اس لحاظ سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ کا حاصِل یہ بنے گا: اے مالِکِ کریم! تُو نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بھیج کر، اُن پر کتابِ ہدایت قرآنِ کریم نازِل فرما کر ہمارے لئے ہدایت کا سامان کر دیا، اے رَبِّ کریم! اب اپنے اِنْعام یافتہ بندوں جیسی سمجھ بھی نصیب فرما، اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی ایمانی وابستگی نصیب فرما، جیسی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو نصیب تھی، قرآنِ کریم کو سمجھنے کی ایسی صلاحیت عطا فرما، جیسی تُو نے اولیائے کرام کو عطا فرمائی تھی، اے مالِک و مولیٰ! حق واضح ہو چکا، اس حق کو سمجھ کر اس پر چلنے کے لئے ہمیں صحابہ، تابعین، امامِ اعظم، غوثِ پاک، داتا حُضُور، خواجہ غریب نواز، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم کی عقل و سمجھ کا فیضان بھی نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

الٰہی! نہیں مانگتا مال و دولت | فقط تجھ سے تیری رِضا مانگتا ہوں
صحابہ کی اور اولیا کی محبّت | کی خیرات تجھ سے خُدا مانگتا ہوں[1]

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:1

سُورۂ فاتحہ، آیت:7

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فَاتِحہ میں مزید ارشاد ہوا:

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۠ ﴿۷﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:7)	تَرجمۂ کَنْزُالعِرفان: نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: انعام یافتہ لوگوں کی 3 قسمیں ہیں: (1): ایک وہ انعام یافتہ بندے جن پر اللہ پاک کا انعام تو ہوا، وہ ہدایت کے رستے پر چل بھی پڑے لیکن وہ منزل پر پہنچے نہیں، انہوں نے ایسی خطائیں کیں کہ ان پر ربّ کا غضب برس پڑا، جیسے شیطان ہے، اس بدبخت نے ہزاروں سال اللہ پاک کی عبادت کی لیکن اس پر ثابِت قدم نہ رہا، اس نے تکبُّر کیا، اللہ پاک کے نبی حضرت آدم علیہ السّلام کی گستاخی کی تو اس پر اللہ پاک کا غضب برس پڑا، ایسے ہی اور بہت لوگ ہیں، بلعم بن باعُورا، اِبْنِ سَقّا وغیرہ انہیں ہدایت ملی، ایمان نصیب ہوا مگر یہ ثابِت قدم نہ رہے، ایمان سے پھر کر اللہ پاک کے غضب کا شکار ہو گئے، یہ مَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ ہیں۔ (2): انعام یافتہ بندوں میں دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جن پر اِنْعَام تو ہوا، ان کے پاس ہدایت بھی آئی، رسول بھی تشریف لائے، ان کو ہدایت قبول کرنے کے مواقع بھی فراہَم کئے گئے مگر یہ راستے ہی میں رہ گئے، انہوں نے جان بوجھ کر حق کا رستہ یا تو اختیار ہی نہ کیا، بُرے رستے پر چلے یا سیدھے رستے پر چل تو پڑے مگر چلتے چلتے راستے میں انہوں نے یُوٹَرن لے لیا، کسی اور رستے کے مُسَافِر بن گئے۔ یہ ضَالِّیْن ہیں۔ (3): تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جن پر اِنْعَام ہوا، وہ صراطِ مستقیم پر چلے اور اِسْتِقَامت کے ساتھ چلتے رہے، نہ بھٹکے، نہ غضب کا شکار ہوئے بلکہ صراطِ مستقیم پر چلتے

چلتے، اللہ پاک کا اِنْعَام اپنے ساتھ لے کر قبر میں اُترے۔ (1)

یہ وہ لوگ ہیں جن کا رستہ ہم نے اختیار کرنا ہے، لہٰذا ہم دُعا کرتے ہیں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5-7)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

ہدایت پر استقامت کی فِکْر کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ ہمیں ہدایت پر استقامت کی دُعا کرتے رہنا چاہئے۔ ہدایت اور ایمان پر استقامت کی دُعا کرنا انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی سُنّت اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا طریقۂ مبارک ہے۔ اللہ پاک کے نبی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی:

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (۱۰۱) (پارہ:13، سورۂ یوسف:101)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: مجھے اسلام کی حالت میں موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایمان اور ہدایت پر استقامت نصیب فرمائے۔ اللہ پاک کے نیک بندے جن کے رستے پر چلنے کی ہم دُعا کرتے ہیں، یہ لوگ ایمان پر استقامت کے لئے کس قدر فِکْرمند رہتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سُنتے ہیں:

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مشہور و معروف بزرگ ہیں، بہت

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، زیرِ آیت:7، جلد:1، صفحہ:100 خلاصۃً۔

بلند رُتبہ عالم، عابِد، زاہِد، متقی، پرہیز گار اور ولیٔ کامِل تھے، ایک مرتبہ آپ پر خوفِ خُدا کا اتنا غلبہ ہوا کہ آپ حجرہ شریف میں داخِل ہوئے، دروازہ بند کیا اور سجدے میں گر کر توبہ واستغفار کرنے لگے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، خوفِ خُدا سے سینہ اُبَل رہا تھا، اتنا روئے، اتنا روئے کہ مُصَلّا آنسوؤں سے تر ہو گیا، آپ کے صاحبزادے اور مریدِین اچانک اس حالت سے سخت پریشان ہوئے، حضرت بہاء الدین زَکَرِیّا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی تڑپ تڑپ کر رونے کی آوازیں سب کے سینے چیر رہی تھیں، دِل دَہل رہے تھے، صاحبزادے اور مُرِیدِین بار بار حجرہ شریف کے دروازے پر دستک دے رہے تھے، التجائیں کر رہے تھے: عالی جاہ! دروازہ کھولئے! مگر شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زَکَرِیّا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تھے کہ خوفِ خُدا میں غرق، سب سے بے نیاز چیخ چیخ کر روئے ہی جا رہے تھے، آخر کار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے شاہ رُکْنِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پوتے سے بہت محبت فرماتے تھے، شاہ رُکْنِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ نے دروازے پر دستک دی اور 2، 3 مرتبہ زور سے پکارا: دادا جان! دروازہ کھولئے...!! اب حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے، دروازہ کھولا، شاہ رُکْنِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ کو اندر آنے کی اجازت ملی۔

شاہ رُکْنِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ اندر پہنچے اور دیکھ کر حیران رِہ گئے کہ رو رو کر حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں سُوج چکی ہیں، ان پر وَرَم آگیا ہے۔ یہ دِل دہلا دینے والا منظر دیکھ کر شاہ رُکْنِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: دادا جان! اتنا رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا، اسے دِل کے کانوں سے سنئے! فرمایا: بیٹا! میں نے عالَمِ مُکَاشَفہ میں دیکھا کہ ایک شخص ہے، اس کا نام بھی **بہاء الدین** ہے، زُہد و تقویٰ میں صاحبِ کمال ہے، عِلْم و عمل میں اپنے وقت کا سردار ہے، اس کا انتقال ہوا، سالہا سال کی

عِبَادت، تقویٰ و پرہیز گاری اس کے کچھ کام نہ آئی، اس کے سارے اَعْمَال اُس کے منہ پر مار دیئے گئے اور ایمان سلب کر لیا گیا، اس شخص کا یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ ایک وہ بہاء الدین تھا، جس کی عبادت و اطاعت اس کے کسی کام نہ آئی اور اس کا ایمان سلب کر لیا گیا اور ایک میں ہوں، خُدا جانے میرے ساتھ کیا مُعَاملہ ہوتا ہے۔

کاشکے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا | قبر و حَشْر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
دو جہاں کی فکروں سے یُوں نجات مل جاتی | میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے | کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا[1]

اللہ پاک ہمیں بھی اپنا خوف نصیب فرمائے، اے کاش! کہ ہم اُس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔ اللہ پاک نے ہم پر کرم فرمایا، ایمان کی دولت نصیب ہوئی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ رحمت ہاتھوں میں ہے، اللہ پاک ہمیں اس پر استقامت نصیب فرمائے۔ کاش! کہ جن پر غضب ہوا یا جو بھٹک گئے ان کے رستے سے بچ کر نیک لوگوں کے رستے پر چلتے چلتے ہی دنیا سے جائیں۔ اللہ پاک ہمیں ایمان و ہدایت پر استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ایماں پہ ربّ رحمت دیدے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلوں کے مُسَافِر بن جایئے!

اے عاشقانِ رسول! آج کے اس پُرفتن دَور میں فیضانِ اَوْلیا پانے، نیک لوگوں کے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:158-159۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:187۔

رستے پر چلنے، گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور ایمان کی حفاظت کا ذہن پانے کا ایک بہترین طریقہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفَر بھی ہے۔ 5 فروری کو کشمیر ڈے ہے، سرکاری چھٹی ہے، موقع اچھا ہے، کوشش کیجئے! 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین بھی سیکھنے کو ملے گا، عمل کا جذبہ بھی نصیب ہو گا اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتیں بھی لُوٹنے کو ملیں گی۔

فاتحہ و نیاز کا اہتمام فرمایئے!

15 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عُرسِ پاک ہے، الحمد للہ! عاشقانِ رسول امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے اس موقع پر کونڈوں کا ختم دِلاتے ہیں۔ یہ بالکل جائِز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ بعض لوگ 22 رجب کو کونڈوں کا ختم دِلاتے ہیں، یہ بھی اگرچہ جائِز ہے، البتہ یومِ جعفر صادِق 22 رجب کو نہیں بلکہ 15 رجب کو ہے، لہٰذا اپنی طاقت کے مطابق گھر میں ختمِ پاک کا اہتمام کیجئے! اَہْلِ خانہ کو، بچوں کو بٹھا کر امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرتِ پاک کا دَرْس دیجئے، ان کا ذِکرِ خیر کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ولیٔ کامِل کا فیضان نصیب ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ **(Madani Qaida)**۔

اس اپیلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپیلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیو (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپیلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کرکے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپیلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! ایک شرعی مسئلہ سیکھتے ہیں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلط مسئلے کی نشاندہی)

مسئلہ: نمازِ جنازہ کے لئے جو وُضو کیا، اسی وُضو سے باقی نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وضاحت: ❁ یہ ایک عوامی غلط فہمی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں؛ جس وُضو سے نمازِ جنازہ ادا کی ہو اس وُضو سے دُوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ ایسا نہیں ہے۔ نمازِ جنازہ اور دوسری نمازوں کے وُضو میں کوئی فرق نہیں ہے، مثلاً نمازِ ظہر کے لئے جو وُضو کیا، اس سے نمازِ جنازہ بھی پڑھ سکتے ہیں، یونہی نمازِ جنازہ کے لئے جو وُضو کیا، اسی سے نمازِ ظہر بھی ادا کی جا سکتی ہے ❁ **البتہ** اگر نمازِ جنازہ تیار ہو اور وُضو کرنے کا وقت نہ رہے، اندیشہ ہو کہ وُضو کرنے میں مشغول ہوا تو نمازِ جنازہ میں شامِل نہیں ہو پاؤں گا، اس صُورت میں تیمم کرنے کی اجازت ہوتی ہے، یہ تیمم صِرف نمازِ جنازہ ہی کے لئے ہے، اس

تیمم سے دوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

ھُوَاللّٰہُ الرَّحِیْم

جو ہر نماز کے بعد 7 بار **ھُوَاللّٰہُ الرَّحِیْم** پڑھے شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور خاتمہ ایمان پر ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم !

بچانا بُرے خاتمے سے بچانا | میں ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں!

اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم